ہندو مذہب کا مختصر تعارُف

[Urdu – اُردو – الأردية]

اعداد: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: شفیق الرّحمن ضیاء اللہ مدنی

مراجعہ: عطاء الرّحمن ضیاء اللہ

ناشر: دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ربوہ، ریاض

مملکتِ سعودی عرب

تعريف موجز بديانة الهندوس

إعداد: موقع الإسلام سؤال وجواب

࿇

ترجمة: شفيق الرّحمن ضياء الله المدني

مراجعة:عطاء الرّحمن ضياء الله

الناشر:مكتب توعية الجاليات بالربوة، الرياض

المملكة العربية السّعودية

عرضِ مُترجم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ، أما بعد:

زیرِ نظر کتابچہ ہندو مذہب کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے جو در اصل ایک فتویٰ ہے جسے اسلام سوال وجواب سائٹ کی جانب سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا، تا کہ اس کا مطالعہ کر کے ہندو دھرم کی حقیقت سے واقف ہوں، اور اسلام کی حقانیت وصداقت کو جان کر اسے تسلیم کریں، کیونکہ یہی سچا الٰہی دھرم ہے، اور اس کے علاوہ رب کے یہاں کوئی دوسرا دھرم قابلِ قبول نہیں ہے۔

اور چونکہ یہ کتابچہ ہندو مذہب کے تعارف کے سلسلے میں نہایت مفید ہے، لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے اردو داں طبقہ کے لیے اس سے استفادہ کرنا مشکل تھا، لہذا اسلام ہاؤس ڈاٹ کام کے شعبۂ ترجمہ وتالیف نے قارئین کی آسانی کے لیے اسے اردو قالَب میں ڈھالا ہے۔

ربّ کریم اس کتابچہ کے نفع کو عام کرے، اور مولّف، مترجم، مراجع اور جملہ ناشرین کی کاوشوں کو قبول فرمائے آمین۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم۔

(طالبِ دُعا: abufaisalzia@yahoo.com)

ہندو مذہب کا مختصر تعارف

126472: سوال: کیا آپ مجھے ہندو دھرم کے بارے میں بعض حقائق سے آگاہ کرسکتے ہیں؟

بتاریخ 21 -3-2009 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ

اوّل: تعارف

ہندو دھرم (ہندومت): جسے برہمن ازم بھی کہا جاتا ہے، یہ ایک بت پرستی کا دھرم ہے، جس کو بھارت کے اکثر لوگ اپنائے ہوئے ہیں، یہ عقائد، عادات اور رسم ورواج کا ایک

مجموعہ ہے جو پندرہویں صدی قبل مسیح سے لے کر ہمارے موجودہ وقت تک کے ایک لمبے عرصہ کے دوران تشکیل پایا ہے، جہاں- پندرہویں صدی قبل مسیح میں- ہندوستان کے اصلی سیاہ فام باشندے قیام کرتے تھے جن کے کچھ افکار وعقائد تھے، پھر اپنے راستے میں ایرانیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے آریائی حملہ آور آئے تو ان کے عقائد ان ملکوں سے متاثر ہوئے جن سے ان کا گزر ہوا۔ اورجب وہ ہندوستان میں مستقل طور سے بس گئے تو عقائد و نظریات کے درمیان امتزاج ہوا جس سے ہندومت ایک ایسے مذہب کی شکل میں جنم لیا جس کے اندر ابتدائی خیالات و نظریات خاص طور سے فطرت، آباء واجداد اور گائے کی پوجا شامل تھی، اور آٹھویں صدی قبل مسیح میں ہندومت میں ترقی ہوئی جب براہمن ازم وضع کیا گیا، اورانھوں نے براہما کی پوجا کرنے کی بات کہی۔

ہندو مذہب کا کوئی مخصوص بانی نہیں ہے، اور اس کی اکثر کتابوں کے معین مصنّفین بھی معلوم نہیں ہیں، کیونکہ ہندو مذہب کی تشکیل نیز اس کی کتابیں ایک لمبے زمانہ کے مراحل کے دوران وجود میں آئی ہیں۔

دوم: نظریات وعقائد:

ہم ہندو دھرم کو اس کی کتابوں، معبود کے بارے میں اس کے نظریے، اس کے عقائد ،اس کے طبقات اور بعض دیگر فکری وعقائدی مسائل کے ذریعہ سمجھ سکتے ہیں:

أ۔ ہندو مذہب کی کتابیں:

ہندو مذہب کی بہت بڑی تعداد میں کتابیں ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور ان کی زبان بہت عجیب وغریب ہے، ان کتابوں کی شرح کیلئے بہت ساری کتابیں تالیف کی گئی ہیں، جبکہ بعض

دوسری کتابیں ان شرحوں کی اختصار کے لئے لکھی گئی ہیں، اور یہ سب کی سب ان (ہندومت) کے نزدیک مقدّس ہیں، اور ان میں سے اہم ترین درج ذیل ہیں:

ا۔وید(Veda): یہ سنسکرت زبان کالفظ ہے جس کا معنیٰ حکمت ومعرفت کے ہیں، یہ آریوں کی زندگی اورذہنی زندگی کی سادگی سے فلسفیانہ شعور واحساس تک ترقی کرنے کے مدارج کی تصویر پیش کرتا ہے، اور اس میں کچھ ایسی دعائیں (بھجن) ہیں جو شکوک وشبہات پر ختم ہوتے ہیں، اسی طرح اس میں رب کا ایسا تصّور پایا جاتا ہے جو وحدت الوجود (کائنات کی ہر چیز میں اللہ نظر آنا یا ہر چیز کو اللہ کی ذات کا جزء سمجھنا) تک جا پہنچتا ہے، اور یہ چار کتابوں سے مل کر بنا ہے۔

۲۔مہابھارت(رزم نامہ،داستانِ جنگ): یہ یونانیوں کے یہاں اوڈیسی اور الیاڈ(Odyssey and Iliad)کی طرح ایک بھارتی رزم نامہ (کورووں اور پانڈووں کے درمیان کی لڑائی کی کہانی) ہے،اس کا مولّف عارف ”پراشر“ کا بیٹا”ویاس“ ہے، جس نے اسے ۹۵۰ قبل مسیح میں ترتیب دیا تھا، یہ کتاب شاہی خاندانوں کے سرداروں کے درمیان ایک جنگ کا تذکرہ کرتی ہے، اوراس جنگ میں دیوتا بھی شریک ہوئے تھے۔

ب۔ معبودوں(دیوتاؤں) کے بارے میں ہندومت کا تصوّرو نظریہ:

-توحید: درست معنٰی میں توحید نہیں پایا جاتا ہے، لیکن جب وہ لوگ کسی ایک معبود (دیوتا) کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو دل

وجان سے متوجہ ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کی نظروں سے دیگر تمام معبود (دیوتا) اوجھل ہوجاتے ہیں، اور اس وقت وہ اسے پرم پرمیشور، یادیوتاؤں کا دیوتا کے نام سے مخاطب کرتے ہیں۔

-تعدّد: وہ کہتے ہیں کہ ہر فائدہ مندیا نقصان دہ فطرت جیسے :پانی،ہوا، دریاؤں اور پہاڑوں ...کا ایک معبود(دیوتا) ہے جس کی پوجا کی جاتی ہے اور یہ بہت سارے دیوتا ہیں جن کی یہ لوگ پوجا اور نذرونیاز کے ذریعے تقرّب حاصل کرتے ہیں۔

تثلیث (تری مورتی): نوویں صدی قبل مسیح میں کاہنوں نے تمام دیوتاؤں کو ایک دیوتا میں جمع کردیا جس نے اپنی ذات سے دنیا کو وجود بخشا، اسی کو وہ براہما کہتے ہیں:

ا۔ براہما: اس اعتبار سے کہ وہ رب اور وجود کا سبب ہے۔

۲۔ وشنو: اس اعتبار سے کہ وہ محافظ و نگہبان ہیں۔

۳۔ شیو: اس اعتبار سے کہ وہ ہلاک کرنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص ان تینوں دیوتاؤں میں سے کسی ایک کی عبادت کرتا ہے تو گویا وہ ان سارے دیوتاؤں کی عبادت کرنے والا ، یا ایک سب سے بلند کی عبادت کرنے والا ہے، اوران کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، اس طرح سے انہوں نے عیسائیوں کے سامنے تثلیث کے عقیدہ کا دروازہ کھول دیا۔

۔ ہندو لوگ گائے اور کئی طرح کے رینگنے والے جانوروں جیسے ناگ (اژدہا)، اور کئی طرح کے حیوانات جیسے بندر کو پاک سمجھتے ہیں، مگر ان سب کے بیچ گائے کو وہ تقدس حاصل ہے جو ہر تقدّس سے برتر ہے۔ اور مندروں، گھروں اور میدانوں میں اس کی مورتیاں (مجسّمے) لگی ہوتی ہیں، اوراسے کسی بھی جگہ

جانے اور منتقل ہونے کی آزادی حاصل ہوتی ہے، کسی ہندو کے لئے اسے تکلیف پہنچانا یا اسے ذبح کرنا جائز نہیں ہے، اگر اس کی موت ہو جائے تو مذہبی رواج کے ساتھ اسے دفنایا جائے گا۔

۔ہندؤوں کے یہاں یہ اعتقاد پایا جاتا ہے کہ ان کے دیوتا کرشنا نامی ایک شخص کے اندر بھی حلول کئے ہیں، اوراس کے اندر خالق انسان سے مل گیا ہے، یالاہوت (خالق)ناسوت (انسان) کے اندر حلول کر گیا ہے، اور یہ لوگ کرشنا کے بارے میں ویسے ہی باتیں کرتے ہیں جیسا کہ نصاریٰ لوگ عیسیٰ مسیح کے بارے میں باتیں کرتے ہیں۔

شیخ محمد ابوزہرہ رحمہ اللہ نے ان دونوں کے درمیان موازنہ قائم کر کے عجیب وغریب تشابہ بلکہ ہم آہنگی ظاہر کیا ہے اور موازنہ

کے آخر میں اس طرح تبصرہ فرمایا ہے کہ: ”عیسائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کا اصل تلاش کریں“۔

ج۔ ہندو سماج میں طبقاتی نظام:

-جب سے آریا لوگ ہندوستان آئے ہیں انہوں نے طبقات کو تشکیل دیا ہے جو آج تک موجود ہیں، اور ان کے خاتمہ کا کوئی راہ دکھائی نہیں دیتا، کیونکہ ان کے اعتقاد کے مطابق یہ اللہ کی تخلیق کردہ ابدی تقسیمات ہیں۔

-منو کے قوانین میں طبقات کا ذکر اس طرح آیا ہوا ہے:

ا۔ برہمن: یہ وہ لوگ ہیں جن کو برہما نے اپنے منہ سے پیدا کیا ہے: انہیں میں سے معلم، کاہن اور قاضی ہیں، اور انہی کی

طرف لوگ شادی اور وفات کے معاملے میں رجوع کرتے ہیں، اور انہی کی موجودگی میں نذر و نیاز دینا جائز ہے۔

۲۔ چھتری (کشتری): یہ وہ لوگ ہیں جن کو برہما نے اپنے دونوں بازوؤں سے پیدا کیا ہے: یہ لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں، نیاز پیش کرتے ہیں اور دفاع کے لئے ہتھیار اٹھاتے ہیں۔

۳۔ ویش: یہ وہ لوگ ہیں جن کو برہما نے اپنی ران سے پیدا کیا ہے: یہ لوگ کھیتی باڑی اور تجارت کرتے ہیں، مال کو جمع کرتے ہیں اور مذہبی اداروں میں خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ شودر (چمار): یہ وہ لوگ ہیں جن کو برہما نے اپنے پاؤں سے پیدا کیا ہے، یہ لوگ اصلی سیاہ فام لوگوں کے ساتھ اچھوت طبقہ کی تشکیل کرتے ہیں۔ ان کا کام اپنے سابقہ تینوں معزّز

برادریوں کی خدمت کرنا ہے، یہ لوگ حقیر وذلیل اور گندے پیشوں کو اپناتے ہیں۔

-یہ تمام لوگ دینی جذبے سے اس طبقاتی نظام کے تابع ہونے پر متفق ہیں۔

-مرد کے لئے اپنے سے اعلیٰ طبقہ سے شادی کرنے کی اجازت ہے، اوراپنے نیچے والے طبقہ سے بھی شادی کر سکتا ہے، لیکن بیوی چوتھے طبقہ شودر (چمار) سے نہیں ہونی چاہئے، اسی طرح شودر (چمار) طبقہ (ذات) کے مرد کے لئے کسی بھی حالت میں اپنے سے اوپر طبقہ سے شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

❖ برہمن لوگ یہ سب سے چنیدہ مخلوق ہیں، اور انہیں دیوتاؤں سے بھی جوڑا جاتا ہے، ان کے لئے اپنے

غلام ''شودر'' کے مالوں میں سے حسب منشالینے کا اختیار حاصل ہے۔

❖ جو برہمن مقدّس گرنتھ (کتاب) کو لکھتا ہے وہ بخشا ہوا ہے اگرچہ اس نے تینوں دنیا (لوکوں) کو اپنے گناہوں سے تباہ کر دیا ہو۔

❖ راجا کے لئے - چاہے حالات کتنے بھی مشکل ہوں - کسی بھی برہمن شخص سے چنگی یا ٹیکس لینا جائز نہیں ہے۔

❖ اگر برہمن قتل کا مستحق ہے تو حاکم کیلئے صرف اتنا جائز ہے کہ اس کا سر مونڈوادے، لیکن اس کے علاوہ (طبقہ کے لوگوں) کو قتل کیا جائے گا۔

❖ وہ برہمن جس کی عمر دس سال کی ہے وہ اس شودر (چمار) پر فوقیت رکھتا ہے جس کی عمر سو سال کے

قریب ہے، جس طرح باپ اپنے بیٹے پر فوقیت وبرتری رکھتا ہے۔

❖ برہمن کے لئے اپنے ملک میں بھوک سے مرنا صحیح نہیں ہے۔

❖ منو کے قانون کے مطابق اچھوت لوگ چوپایوں سے زیادہ گرے اور کتّوں سے زیادہ ذلیل ہیں۔

❖ اچھوتوں کے لئے سعادت کی بات ہے کہ وہ برہمن کی خدمت کریں اوراس پران کے لئے کوئی اجروثواب نہیں ہے۔

❖ اگرکوئی اچھوت کسی برہمن کو مارنے کے لئے اس پر ہاتھ یا لاٹھی اٹھائے ،تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے

جائیں، اور اگر وہ اسے لات مارے تو اس کے پیر کو چیر وپھاڑ دیا جائے۔

❖ اگر کوئی اچھوت کسی برہمن کے ساتھ بیٹھنے کا ارادہ کرے تو راجا کو چاہیئے کہ اس کے چوتڑ کو داغ دے اور اسے ملک سے جلاوطن کردے۔

❖ اگر کوئی اچھوت کسی برہمن کو تعلیم دینے کا دعویٰ کرے تو اسے کھولتا ہوا تیل پلایا جائے گا۔

❖ کتّا، بلی، مینڈھک، چھپکلی، کوّا، الّو اور اچھوت طبقہ کے قتل کا کفّارہ برابر ہے۔

❖ حالیہ دنوں میں ان کی صورت حال میں کچھ سدھار دکھائی دیا ہے، اس خوف سے کہ ان کے حالات سے فائدہ اٹھایا جائے، اور وہ دوسرے مذاہب میں داخل

ہو جائیں، خاص کر عیسائیت جو ان سے برسرپیکار ہے یا کمیونزم جو ان کو طبقاتی تنازعات کے نظریے کے ذریعہ دعوت دیتی ہے، لیکن بہت سارے اچھوتوں نے اسلام دھرم کے اندر عزت وبرابری کو پاکر اسلام دھرم کو گلے لگالیا۔

د۔ ہندؤوں کے عقائد:

ہندؤوں کے عقائد کا اظہار ”کرما، تناسخ ارواح (آواگون) ، آزادی، اور وحدۃ الوجود“ میں ہوتا ہے:

ا۔ کرما: بدلہ کا قانون یعنی دنیا کا نظام ایک الہی نظام ہے جو خالص عدل پر قائم ہے، یہ عدل ضروری طور پر ہو کر رہے گا، چاہے موجودہ زندگی میں، یا آنے والی زندگی میں، اور ایک

زندگی کا بدلہ دوسری زندگی میں ملے گا، اور دنیا ابتلا و آزمائش کا گھر ہے، جس طرح کہ یہ بدلے اور ثواب کا گھر ہے۔

۲۔ آواگون (تناسخ ارواح): جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا جسم فنا ہو جاتا ہے، اوراس سے روح نکل جاتی ہے اور پہلی زندگی میں اس نے جو عمل کیئے ہیں اس کے مطابق وہ ایک دوسرے جسم میں حلول کر جاتی ہے اور اس کا روپ اختیار کر لیتی ہے اور روح اس میں ایک نیا چکر شروع کرتی ہے۔

۳۔ آزادی: نیک اور برے اعمال کے نتیجے میں بار بار نئ زندگی وجود میں آتی ہے، تا کہ اس کے اندر روح کو سابقہ چکر میں دیئے گئے اعمال کے مطابق ثواب یا عقاب دیا جائے۔

۔جس شخص کو کسی چیز کی رغبت نہیں ہے اور ہر گز کسی چیز میں رغبت نہیں رکھے گا اور خواہشات کی غلامی سے آزاد ہو گیا، اور

اس کا نفس مطمئن ہوگیا تو وہ اپنے حواس کی طرف نہیں لوٹائی جاتی ہے، بلکہ اس کی روح جا کر براہما سے مل جاتی ہے۔

۴۔ **وحدت الوجود:** فلسفیانہ تجرید نے ہندوؤں کو اس اعتقاد تک پہنچا دیا ہے کہ انسان افکار و نظریات ، قوانین اور تنظیمیں پیدا کر سکتا ہے، جس طرح کہ وہ ان کی نگہداشت کرنے، یا انہیں برباد کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اور اس طرح سے رب سے جا ملتا ہے، اور نفس ہی بعینہ پیدا کرنے والی قوّت ہو جاتی ہے۔

أ-روح معبودوں کی طرح دائمی وابدی مستمر ہے، مخلوق نہیں ہے۔

ب۔ انسان اور اس کے معبود کے درمیان تعلق اسی طرح ہے جیسے آگ کی چنگاری اور آگ کے درمیان تعلق ہوتا ہے، اور جیسے بیج اور درخت کے درمیان تعلق ہوتا ہے۔

ج۔ یہ پوری کائنات حقیقی وجود کا مظہر ہے، اور انسانی روح بلند روح کا ایک حصّہ ہے۔

ھ۔ دوسرے نظریات اور عقائد:

۔ جسموں کو مرنے کے بعد جلادیا جاتا ہے، کیونکہ یہ روح کو بلندی کی طرف اور عمودی شکل میں جانے کی اجازت دیتا ہے، تاکہ ملکوت اعلیٰ میں قریب سے قریب وقت میں پہنچ سکے، اسی طرح جسموں کے جلانے میں روح کو جسم کے غلاف سے مکمل طور سے چھٹکارا دلانا ہے۔

-جب روح چھٹکارا پا جاتی ہے اور اوپر چڑھ جاتی ہے تو اس کے سامنے تین دنیا ہوتی ہے:

۱۔ عالم بالا: فرشتوں کی دنیا

۲۔ عالم انس: حلول کے ذریعہ آدمیوں کا ٹھکانہ ۳۔ عالم جہنم: اور یہ گنہگاروں و نافرمانوں کے لئے ہوتا ہے۔

۔ صرف ایک جہنم نہیں ہے، بلکہ ہر صاحب گناہ کے لئے ایک مخصوص قسم کی جہنم ہے۔

-عالم آخرت میں بعث (دوبارہ زندہ ہونا) صرف روحوں کے لئے ہوگا نہ کہ جسموں کے لئے۔

۔ جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے وہ دوبارہ شادی نہیں کرے گی، بلکہ دائمی بد بختی میں زندگی گزارے گی، اور ذلت

ورسوائی اور ہتک عزت کی جگہ بن جائے گی، اور اس کا مرتبہ خادم ونوکر کے مرتبہ سے کم ہو گا، اسی لئے بسا اوقات عورت اپنے شوہر کی وفات کے بعد شقاوت وبدبختی کی زندگی میں ہونے والے عذاب کے خوف سے اپنے آپ کو خود جلاڈالتی ہے،البتہ موجودہ ہندوستان میں قانون نے اس عمل کو حرام قراردیدیاہے۔

سوم:ہندومذہب کے انتشار اور اثرورسوخ کی جگہیں:

برّ صغیر پاک وہند میں ہندو دھرم کاراج تھااور وہ وہاں پھیلا ہوا تھا،لیکن مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان کائنات،زندگی،اور اس گائے کے سلسلے میں جس کی ہندوپوجا کرتے ہیں،اور مسلمان ذبح کرکے اس کا گوشت کھاتے ہیں ان کے نظریے میں کافی دوری (دونوں ملکوں کے) تقسیم کی ایک وجہ

تھی، چنانچہ مشرقی اور مغربی حصہ سمیت پاکستانی حکومت کے قیام کا اعلان کیا گیا جس کی اکثریت مسلمانوں کی تھی، جبکہ ہندوستانی حکومت کو باقی رکھا گیا جس کی اکثریت ہندو ہے اور مسلمان اس میں ایک بڑی اقلّیت میں ہیں۔

یہ تعارف کچھ اختصار اور معمولی تبدیلی کے ساتھ "الموسوعة الميسرة في الأديان والمذاهب والأحزاب المعاصرة" (2/724-731) نامی کتاب سے لیا گیا ہے۔

اور اللہ ہی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

سائٹ اسلام سوال وجواب

فہرست موضوعات